خلیفۂ وقت

”تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے“

(برکات خلافت، انوار العلوم جلد 2، ص158)

Newsletter
Lajna Imai´illah Finland

September 2021
Volume 5 Issue 9

القرآن

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۶﴾

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

(سورۃالنور24 آیت56)

Allah has promised to those among you who believe and do good works that He will surely, make them Successors in the earth, as He made Successors from among those who were before them; and that He will, surely establish for them their religion which He has chosen for them; and that He will, surely give them in exchange security and peace after their fear; They will worship Me, and they will not associate anything .with Me. Then whoso is ungrateful afterthat, they will be the rebellious

An-Nur, verse 56 ch,24

ارشادِ نبوی ﷺ

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون النبوة فيكم ما شاء الله أن تكون، ثم يرفعها الله إذا شاء أن يرفعها، ثم تكون خلافة على منهاج النبوة فتكون ما شاء الله أن تكون، ثم يرفعها الله إذا شاء أن يرفعها، ثم تكون ملكًا عاضًا فيكون ما شاء الله أن يكون، ثم يرفعها إذا شاء الله أن يرفعها، ثم تكون ملكًا جبرية فتكون ما شاء الله أن تكون، ثم يرفعها الله إذا شاء أن يرفعها، ثم تكون خلافة على منهاج النبوة، ثم سكت"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں نبوت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا۔ پھر خدا تعالیٰ نبوت کو اٹھا لے گا اور پھر اس کے بعد نبوت کے طریق (منہاج) پر خلافت ہوگی اور وہ اس وقت تک باقی رہے گی جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا۔ پھر خدا تعالیٰ خلافت کو اٹھا لے گا۔ پھر ایک کاٹنے (قتل و غارت) والی بادشاہت آئے گی اور وہ اس وقت تک باقی رہے گی جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا۔ پھر ایک جور و جبر والی بادشاہت ہوگی اور وہ اس وقت تک باقی رہے گی جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل، مشکاۃ، کتاب الرقاق، باب الانذار والتحذیر)

The Holy Prophet said Prophethood shall remain among you as long as God wills. He will bring about its end and follow it with Khilafat on the precepts of Prophethood for as long as He wills and then bring about its end. Kingship shall then follow, to remain as long as God wills and then come to an end. There shall then be monarchical despotism which shall remain as long as God wills and come to an end upon His decree. There will then emerge Khilafat on the precepts of Prophethood. Then he became silent

(Musnad Ahmad bin Hanbal, Mishkat, Kitab ar-Riqaq, Bab al-Andhar wal-Tahdhir)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آپ نے اپنے تازہ خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2021 میں فرمایا؛۔

حضرت مصلح موعود نے........جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ مصائب آتے ہیں۔مشکلات میں سے گزرنا پڑتا ہے تا کہ روحانی ترقی ہو اور اس اصول کو اگر ہم آج بھی یاد رکھنا چاہتے ہیں۔تو پھر یاد رکھیں کہ یہ مصائب اور مشکلات جو ہیں ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والے ہونے چاہئیں اور یہی فتوحات کا پھر ذریعہ بنتے ہیں۔اگر ان باتوں میں ہم صرف ڈر کے پیچھے پیچھے رہتے رہیں اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کریں تو پھر ترقی نہیں ہو سکتی۔ہاں جب ترقیات مل جائیں اور مصائب ختم ہو جائیں تب بھی ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ سے رہنا چاہئے لیکن ان دنوں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہئے اور ہمیں اپنی روحانی ترقی اور روحانی بہتری کی طرف توجہ دینی چاہئے۔حضرت مصلح موعود نے یہی لکھا ہے کہ اگر ہم نے اگر اس بات کو نہیں سمجھا تو کچھ نہیں سمجھا اور یہی بات سمجھنے والی ہے ہر ایک احمدی کے لئے بھی آجکل۔

الفضل آن لائن 2 اکتوبر 2021

نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۶﴾

(سورۃ النور 24 آیت 56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

خلافت کیا ہے؟

لغوی لحاظ سے خلافت کے لفظی معنی نیابت اور جانشینی کے ہوتے ہیں اصطلاحاً خلیفہ سے مراد نبی کا قائم مقام اور اس کا جانشین ہوتا ہے۔ علامہ بیضاوی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:۔

اَلْخَلِيْفَةُ مَنْ يَخْلُفُ غَيْرَهٗ وَيَنُوْبُ مَنَابَهٗ

کہ خلیفہ وہ ہے جو کسی دوسرے شخص کے بعد آئے اور اس کی قائمقامی کرے۔

(تفسیر بیضاوی جلد 1 صفحہ 59)

خلافت کی ضرورت

اللہ تعالیٰ کا ہر کام حکمت و دانائی کے ماتحت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے قانون طبعی کے ماتحت انسان کی عمر محدود ہے لیکن اصلاح کا کام لمبے زمانہ کی نگرانی اور تربیت چاہتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے نبوت کے بعد خلافت کا نظام مقرر فرمایا ہے تا کہ نبی کی وفات کے بعد خلفاء کے ذریعے اس کے کام کی تکمیل ہو سکے۔ گویا جو تخم نبی کے ذریعے بویا جاتا ہے اسے خدا تعالیٰ خلفاء کے ذریعے اس حد تک تکمیل کو پہنچانے کا

انتظام فرماتا ہے کہ وہ ابتدائی خطرات سے محفوظ ہو کر ایک مضبوط پودے کی صورت اختیار کرے۔اس سے ظاہر ہے کہ خلافت کا نظام دراصل نبوت کے نظام کی فرع اور اس کا تتمہ ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 1997ء تا مئی 29 1997ء)

خلافت کا قیام

چونکہ خلافت کا نظام نبوت کے نظام کی فرع اور اس کا تتمہ ہے اس لئے اللہ تعالی نے اس کے قیام کو نبوت کی طرح اپنے ہاتھ میں رکھا تا کہ خدا کے علم میں جو شخص بھی حاضرالوقت لوگوں میں سے اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہو وہی مسند خلافت پر متمکن ہو سکے۔ البتہ چونکہ نبی کی بعثت کے بعد مومنوں کی ایک جماعت وجود میں آچکی ہوتی ہے اور وہ نبوت کے فیض سے تربیت یافتہ بھی ہوتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ خلافت کے انتخاب میں مومنوں کو بھی حصہ دار بنا دیتا ہے تا کہ وہ اس کی اطاعت بجالانے اور اس کے ساتھ تعاون کرنے میں زیادہ شرح صدر محسوس کریں۔ اس طرح خلیفہ کا انتخاب ایک عجیب و غریب مخلوط قسم کا رنگ رکھتا ہے کہ بظاہر مومن انتخاب کرتے ہیں مگر حقیقتہً خدا کی تقدیر پوری ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ مومنوں کے دلوں پر تصرف فرما کران کی رائے کو اہل شخص کی طرف مائل کر دیتا ہے اس لئے قرآن شریف میں ہر جگہ خلفاء کے تقرر کو خدا تعالی نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور بار بار فرمایا ہے کہ خلیفہ میں بناتا ہوں۔ اور اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے متعلق حدیث میں فرماتے ہیں کہ میرے بعد خدا اور مومنوں کی جماعت ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور شخص کی خلافت پر راضی نہیں ہوں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی رسالہ الوصیت میں یہی نقط بیان فرمایا ہے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خدا تعالی نے خود حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے مسلمانوں کی گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیا اور حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ کی مثال پر خود اپنے متعلق بھی فرماتے ہیں کہ میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو خدا کی دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے ۔ان حوالوں سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ گو بظاہر خلافت کے تقرر میں مومنوں کی رائے کا بھی دخل ہوتا ہے لیکن حقیقتاً تقدیر خدا کی چلتی ہے۔

نظام خلافت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام کی عالمگیر اشاعت کو نقطہ کمال تک پہنچانے کے لیے اپنے بعد جاری ہونے والے نظام خلافت کو قدرت ثانیہ سے تعبیر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

”اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالی اپنی قدیم سنت کو ترک کردیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں چلا جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔“

(الوصیت صفحہ ۔ 8۔7روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305 تا 306)

ہماری ذمہ داریاں ،خلفائے احمدیت کے ارشادات

سیدنا خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

” میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حَبلُ اللہِ کے ساتھ ہو۔قرآن تمہارا دستورالعمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضان الہی کو روکتا ہے۔۔۔۔ چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے

میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسے وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کےبعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر ازدیادِ نعمت ہوتا ہے"۔

(خطبات نور صفحہ 131)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ خلافت حَبلُ اللہ ہے۔ اور ایسی رسی ہے کہ اسی کو پکڑ کر تم ترقی کر سکتے ہو۔ اس کو جو چھوڑ دے گا وہ تباہ ہو جائے گا۔

(درس القرآن بیان فرمودہ یکم مارچ 1921 بحوالہ درس القرآن صفحہ 67 تا 84 مطبوعہ قادیان نومبر 1921)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا:۔

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کے شکر گزار بندے بن کے اپنی زندگیوں کے دن گزاریں اور جماعت کے اندر اتحاد اور اتفاق کو ہمیشہ قائم رکھیں اور اس حقیقت کو نظرانداز نہ کریں کہ سب بزرگیاں اور ساری ولایت خلافت راشدہ کے پاؤں کے نیچے ہے۔"

(تعمیر بیت اللہ کے 23 عظیم الشان مقاصد صفحہ 116)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا :۔

" قیامت تک کے لیے خلافت سے اپنا دامن اس مضبوطی سے باندھ لیں کہ جیسے عروۃالوثقی پر ہاتھ پڑ گیا ہو جس کا ٹوٹنا مقدر نہیں۔۔۔۔۔۔ پس آپ اگر خلافت کے ساتھ رہیں گے تو خلافت لازماً آپ کے ساتھ رہے گی اور یہی دونوں کا ساتھ ہے جو توحید پر منتج ہو گا۔"

(بحوالہ ماہانہ خالد مئی 1994 صفحہ 4 ۔2)

پیارے آقا سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک پیغام میں احباب جماعت سے فرمایا:۔

”یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے اس لیے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفہ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفہ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم اور خلیفہ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمع نظر ہو جائے۔“

(ماہانہ خالد ربوہ سیدنا طاہر نمبر مارچ اپریل 2004ء)

اولاد کو تلقین :۔

نظام خلافت کے تعلق میں مومنین کی ایک اور ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ نہ صرف خود نظام خلافت کی حفاظت اور استحکام کی خاطر خدمت کے ہر میدان میں کوشاں رہیں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہی روح اور جذبہ پیدا کریں تا کہ وہ ان مقاصد کو سربلند رکھنے والی ہوں جن کے لئے ان کے آباء نے اپنے وقت میں اپنی جانیں نثار کیں۔
اسی اہمیت کے پیش نظر حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے جماعت سے ایک عہد لیا تھا۔ عہد کے الفاظ یہ تھے:۔

” ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اسکی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین اللھم آمین اللھم آمین ۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ 16 فروری 1960)

رشتہ داروں سے حسن سلوک اور صلہ رحمی

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

يَآاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿٢﴾

ترجمہ:اے لوگو!اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلادیا۔اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کرتم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رِحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول!میرے ایسے رشتہ دار ہیں کہ اگر میں ان سے صلہ رحمی کروں تو وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں۔اگرحسنِ سلوک کروں تو بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور اگر میں ان کے حق میں بُردباری سے کام لوں تو وہ میرے خلاف جہالت یعنی اشتعال انگیزی کارویہ اختیار کرتے ہیں آپ ﷺ نے یہ سُن کر فرمایا جیسا تونے کہا ہے اگر توایسا ہی ہے توتُو ان کے منہ میں مٹی ڈالتا ہے یعنی تیرا ہاتھ اوپر ہے تیرا احسان ان پر ہے اور جب تک تُو اس حالت میں ہے ان کے خلاف اللہ تعالیٰ تیری مدد کرتا رہے گا۔

حدیقۃ الصالحین صفحہ (423-424)

عمر بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابو بکرؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے مبارک زمانہ میں میری والدہ میرے پاس آئیں اور مسلمان نہ تھیں پس میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا انکے ساتھ صلہ رحمی کروں؟فرمایا ہاں۔

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الادب باب 563 حدیث 918 صفحہ 366)

رحمی رشتوں کی اہمیت بتاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”پھر صلہ رحمی ہے۔ آپس میں جو رشتہ دار ہیں ان کو ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت کا سلوک اور تعلق بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس میں ترقی کریں۔ صلہ رحمی کیا ہے؟ عورتیں اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ اپنے خاوندوں کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ ساسیں جو ہیں وہ اپنی بہوؤں کا خیال رکھیں۔ اپنی بہوؤں کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ ایک پیار اور محبت کی فضاء پیدا کریں تا کہ جماعت کی جو ترقی کی رفتار ہے وہ پہلے سے تیز ہو۔ جو اکائی میں، جو ایک ہونے میں، جو محبت میں اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں وہ پھوٹ میں اور لڑائیوں میں نہیں ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنیکی کوشش کریں“۔

(خطاب فرمودہ 2 نومبر 2008ء برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ)

اسی حوالے سے ایک اور موقع پر فرمایا:

” حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ رحمی رشتے صرف اپنے رحمی رشتے نہیں ہیں، اپنے خون کے رشتے نہیں ہیں بلکہ خاوند اور بیوی کے جو اپنے اپنے رحمی رشتے یا خون کے رشتے تھے، وہ شادی کے بعد ایک دوسرے کے رحمی رشتے بن جاتے ہیں۔ یعنی خاوند کے ماں باپ بہن بھائی بیوی کے ماں باپ بہن بھائی بن جاتے ہیں اور اسی طرح بیوی کے ماں باپ، بہن، بھائی خاوند کے ماں باپ بہن بھائی بن جاتے ہیں۔ جب یہ سوچ ہو گی تو کبھی رشتوں میں دوریاں پیدا نہیں ہوسکتیں۔ کبھی تعلقات خراب نہیں ہوسکتے۔ پس فرمایا کہ ان کے حق دونوں کو اس طرح ادا کرنے چاہئیں جس طرح اپنے رشتہ داروں ماں باپ بہن بھائی کے حق ادا کرتے ہو۔ یہ حکم صرف لڑکی کے لئے نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میں نے کہا آپس کے تعلقات نبھانے کے لئے اِسی طرح لڑکے کو بھی صبر اور دعا کا حکم ہے جس طرح لڑکی کو ہےاور اسی طرح دونوں طرف کے سسرالوں کا بھی فرض ہے کہ لڑکے اور لڑکی کی غلط طور پر رہنمائی کر کے یا نامناسب باتیں کر کے رشتوں میں دراڑیں ڈال کر معاشرہ کا امن اور سکون برباد نہ کریں اور اسی طرح اس پہلی آیت میں یہ سبق بھی دیدیا ہے کہ اس شادی کے نتیجے میں جو تمہاری اولاد پیدا ہو گی اُس کی نیک تربیت تم دونوں پر فرض ہے تا کہ آئندہ پھر معاشرہ میں نیکیاں پھیلانے والی نسل

چلے اور فرمایا یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک تم اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ یہ ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرنا۔ اپنی تمام ذاتی خواہشات کو پیچھے چھوڑ دینا اور صرف اور صرف یہ مقصد سامنے رکھنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے خوش ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاد رکھو مجھے دھوکہ نہیں دیا جاسکتا کیونکہ میں تمہارے ہر فعل اور عمل پر ہر وقت نگرانی کر رہا ہوں۔ پس اگر احمدی جوڑے اس حکم کو سامنے رکھیں تو وہ اُن احکام کی تلاش بھی کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کی آیات میں پانچ جگہ تقویٰ کا لفظ استعمال فرمایاہے۔ پس ہو ہی نہیں سکتا کہ جو اس حد تک خدا تعالیٰ کے تقویٰ کو مد نظر رکھے اس کا گھر کبھی فساد کا گڑھ بن سکتا ہے، یا کبھی اس میں فساد پیدا ہوسکتا ہے۔ کبھی لڑائی جھگڑے اس میں پیدا ہوسکتے ہیں اور اسی طرح جو رحمی رشتوں کا پاس کرنے والا ہوگا۔ جو ایک دوسرے کے رشتوں کا پاس کرنے والا ہوگا۔ ان کا خیال رکھنے والا ہوگا اس کی دعاؤں کی قبولیت کی خوشخبری بھی اس میں دے دی گئی ہے"۔

(خطاب فرمودہ 4 اکتوبر 2009ء برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ)

رشتے داروں سے حسنِ سلوک

رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کی اہمیت کے ضمن میں احمدی خواتین سے خطاب کرتے ہوئے حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"پھر رشتہ داروں سے حسنِ سلوک ہے۔ یہ ایک بہت اہم چیز ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر بعض رشتوں میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ ایک نیکی جو ہے جس کا اللہ تعالیٰ ثواب دے رہا ہوتا ہے اُس سے محروم ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ رشتے داروں سے حسنِ سلوک کی نیکی رہے تو عموماً میں نے دیکھا ہے کہ گھروں میں جو رشتے برباد ہوتے ہیں، ٹوٹتے ہیں، خاوند اور بیوی کی آپس میں جو لڑائیاں ہوتی ہیں وہ نندوں اور بھابیوں کی لڑائیاں ہیں، ساس اور بہو کی لڑائیاں ہیں۔ اگر ایک دوسرے سے حسنِ سلوک کر رہے ہوں گے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کسی قسم کی ایک دوسرے کے خلاف رنجشیں پیدا ہوں، برائیاں پیدا ہوں۔ پس یہ بھی نیکیوں میں آگے بڑھنے والی مومنات کا کام ہے کہ اپنے رشتوں کا بھی پاس اور خیال رکھیں"۔

(خطاب فرمودہ 17 ستمبر 2011ء برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی)

مختلف رشتہ داروں کا خیال رکھنے کے اسلامی حکم پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے نیز اس کی پاسداری نہ کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے مسائل میں سے عائلی مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور انور ارشاد فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے قریبی رشتہ داروں کا بھی خیال رکھو، ان سے بھی احسان کا سلوک کرو۔ یہ حسن سلوک ہے جس سے تمہارے معاشرے میں صلح اور سلامتی کا قیام ہو گا۔ قریبی رشتہ داروں میں تمام رحمی رشتہ

دار ہیں، تمہارے والد کی طرف سے بھی اور تمہاری والدہ کی طرف سے بھی۔ پھر بیوی کے رحمی رشتہ دار ہیں۔

پھر خاوند کے رحمی رشتہ دارہیں۔ دونوں پر یہ ذمہ داری عائد ہو گئی کہ ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کے حقوق ادا کرو، ان کی عزت کرو، ان کا احترام کرو، ان کے لئے نیک جذبات اپنے دل میں پیدا کرو۔ غرض کہ وہ تمام حقوق جو تم اپنے قریبی رشتہ داروں کے لئے پسند کرتے ہو، ان قریبی رشتہ داروں کے لئے پسند کرتے ہو جن سے تمہارے اچھے تعلقات ہیں، کیونکہ قریبی رشتہ داروں میں بھی تعلقات میں کمی بیشی ہوتی ہے بعض دفعہ قریبی رشتہ داروں میں بھی دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک کرو۔ صرف ان سے نہیں جن سے اچھے تعلقات ہیں، جنہیں تم پسند کرتے ہو بلکہ جنہیں تم نہیں پسند کرتے، جن سے مزاج نہیں بھی ملتے ان سے بھی اچھا سلوک کرو۔ پس یہ حسن سلوک ہر قریبی رشتہ دار سے کرنا ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ صرف ان سے نہیں جن سے مزاج ملتے ہیں بلکہ ہر ایک سے۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ نہ صرف اپنے قریبی رشتہ داروں سے بلکہ مرد کے لئے اپنی بیوی اور عورت کے لئے اپنے خاوند کے قریبی رشتہ داروں کے لئے بھی حسن سلوک کرنے کا حکم ہے۔ یہ سلوک ہے جو اللہ کی سلامتی کے پیغام کے ساتھ سلامتی پھیلانے والا ہوگا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جون 2007ء بمقام بیت الفتوح لندن)

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے ساتھ نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ فن لینڈ کی (آن لائن) ملاقات

18 ستمبر 2021ء کا دن فن لینڈ کی تاریخ میں بڑی خوش قسمتی کا دن تھا، جب حضور پُرنور سے آن لائن ملاقات کے ذریعے نہ صرف نیشنل عاملہ کو جھولیاں بھر بھر کر برکتیں سمیٹنے کا موقعہ ملا بلکہ سرزمینِ فن لینڈ کو بھی یہ اعزاز حاصل ہوا کہ خدا کا کوئی خلیفہ پہلی بار اس ملک میں رونق افروز ہوا۔

حضورِ انور اس ملاقات میں اسلام آباد میں موجود نئے MTA انٹرنیشنل سٹوڈیو سے رونق افروز ہوئے جبکہ ممبرات عاملہ لجنہ اماء اللہ نے اس آن لائن ملاقات میں نماز سینٹر ہیلسنکی سے شرکت کی۔ ملاقات کا آغاز حسبِ روایت دعا کے ذریعہ ہوا۔

ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی اس ملاقات میں جملہ عاملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سامنے مختصر تعارف کے بعد اپنے شعبہ جات کی رپورٹس پیش کریں اور راہنمائی حاصل کریں۔

ملاقات کی مکمل تفصیل لجنہ اماء اللہ فن لینڈ کے رسالہ "مبارکہ" میں انشاء اللہ جلد شائع کی جائے گی۔ خدا کرے کہ لجنہ اماء اللہ خلیفہ وقت سے کیے گئے عہد کو نبھانے والی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی توقعات پر پورا اترنے والی ہو۔ آمین

ہفتہ وار صحت جسمانی ٹارگٹ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛۔

جسمانی طور پر مضبوط مومن اللہ کے نزدیک (جسمانی) کمزور مومن سے بہتر ہے۔ جب کوئی شخص صحت منداور جسمانی طور پر مضبوط ہوتا ہے تو وہ کمزور شخص کے مقابلے میں اپنے دین اور ایمان کی خدمت اور حفاظت کرنے کے قابل بھی ہوتا ہے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 26 دسمبر 2008

ماہ ستمبر میں لجنہ اماءاللہ کو کچھ فٹنس ٹارگٹ دیے گئے۔ لجنہ نے بھر پور طریقے سے اس میں حصہ لیا۔ ان کا مقصد لجنہ کی جسمانی نشوونما اور صحت میں بہتری کے ساتھ ساتھ ان میں مسابقت فی الخیر کی روح پیدا کرنا ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"ہمیشہ یاد رکھیں۔صحت مند تفریح،صحت مند جسم کے لئے ضروری ہے اور صحت مند جسم اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کے لئے ضروری ہے۔

(مشعل راہ جلد 5 حصہ 4 ص 50)

حصہ لینے والی لجنات

عروبہ نسیم

دردانہ طوبیٰ

سعدیہ فرخ

نسیم اختر

مہک چوہدری

آصفہ کاشف

رضیہ خالد

Friday Sermon Kahoot Quiz Results

ماہانہ Kahoot کوئز نتائج

ہر ماہ اجلاسات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالی بنصرہِ العزیز کے خطبات کے آن لائن کوئز کا انعقاد ہوتا ہے۔ماہ ستمبر میں ہونے والے کوئز کے نتائج درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالی ان کے لیے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آئندہ بھی لجنہ اچھی تیاری کے ساتھ بڑھ چڑھ کر کوئز میں حصہ لیں۔

کوئز لجنہ اماءاللہ۔خطبہ جمعہ اجلاس مورخہ 11 ستمبر 2021

اول؛۔ دردانہ طوبی

دوم؛۔ فیضیہ نایاب

سوم؛۔ نسیم اختر

کوئز لجنہ اماء فن لینڈ۔خطبہ جمعہ۔مورخہ 19 ستمبر 2021

اول؛۔قراۃ العین مدثر

دوم؛۔منزہ ظفر

سوم؛۔علیزہ عمران

کوئز ناصرات خطبہ جمعہ۔مورخہ 5 ستمبر 2021

اول؛ ماریہ زمل

دوم ؛۔ علیزہ عمران

سوم ؛۔ سارہ مخدوم

The institution of Khilafat and our responsibilities

(English Translation)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ
لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَ
مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۶﴾

(An-Nur ch 24 verse 56)

Allah has promised to those among you who believe and do good works that He will surely make them Successors in the earth, as He made Successors from among those who were before them; and that He will surely establish for them their religion which He has chosen for them; and that He will surely give them in exchange security and peace after their fear: They will worship Me, and they will not associate anything with Me. Then whoso is ungrateful after that, they will be the rebellious.

What is Khilafat?

The word Khilafat can be defined as representation or succession. The term is generally used for successors of prophets. Muslim scholar Baydawi wrote in his commentary:

الخَلِيفَتهُ مَنْ يَخْلِفُ غَيْرَهُ وَيَنُوبُ مَنَابَهُ

[Tafsir al-Baydawi, Volume 1, Page 59]

which means a Khalifa is someone who follows after another person and represents him.

Need for Khilafat

Allah the Almighty's work is always full of wisdom. Although the human lifespan is limited as per the law of God, supervising and training towards righteousness requires a longer time and that is why after prophethood the institution of Khilafat follows so that the work carried out by prophets can be completed. It is as if a seed is sown by a prophet and Allah through Khilafat grants it to become a solid flower after going through stages of fragility. This in fact makes it clear that Khilafat is a successorship after prophethood.

(Al-Fazl International, 23 May 29 - 1997 May 1997)

Establishment of Khilafat

Because the institution of Khilafat is a succession after a prophet, hence it is, like prophethood, in Allah's hands that a capable person is chosen

Although, because a community is already formed and believers are guided with the arrival of a prophet, that is why Allah the Almighty includes believers in the selection of the Khalifa so that they obey him and cooperate with him due to their increased assurance. Similarly, the election of Khilafat hold a strange uniqueness. Although, it may seem like an ordinary election is held, however at the end what happens is according to Allah's will and Allah puts in the hearts of people to

support the one who is most suitable. That is why in the Holy Qur'an Allah has repeatedly said that He is the one who makes someone a Khalifa. And to emphasise on this truth, the Holy Prophet (Peace and blessings of Allah be upon him) in one Hadith mentioned that the Khilafat of Hazrat Abu Bakr will be the one to follow after the demise of the Holy Prophet (Peace and blessings of Allah be upon him). Hazrat Masihe Maud (Peace be upon him) explained the same point in his book Al-Wassiyyat that with the help of Allah, Hazrat Abu Bakr was selected as Khalifa to save the Jamaat of the believers from falling. Mentioning Khilafat after the Holy Prophet (Peace and blessings of Allah be upon him), Hazrat Masihe Maud (Peace be upon him) further explained that after him chosen individuals will experience the second manifestation after prophethood. These references confirm that although the opinion of believers to elect a Khalifa exists, however, in reality a Khalifa is chosen by Allah himself.

The institution of Khilafat and Hazrat Masihe Maud (as)

Speaking about the propagation of Islam throughout the world after the second manifestation of Khilafat, Hazrat Masihe Maud (Peace and blessings of Allah be upon him) says:

"So dear friends! since it is the Sunnatullah, from time immemorial, that God Almighty shows two Manifestations so that the two false joys of the opponents be put to an end, it is not possible now that God should relinquish His Sunnah of old. So do not grieve over what I have

said to you; nor should your hearts be distressed. For it is essential for you to witness the second Manifestation also, and its Coming is better for you because it is everlasting the continuity of which will not end till the Day of Judgement. And that second Manifestation cannot come unless I depart. But when I depart, God will send that second Manifestation for you which shall always stay with you just as promised by God in Brahin-e-Ahmadiyya. And this promise is not for my person. Rather the promise is with reference to you, as God [addressing me] says: I shall make this Jama'at who are your followers, prevail over others till the Day of Judgment. Thus it is inevitable that you see the day of my departure, so that after that day the day comes which is the day of ever-lasting promise. Our God is He Who keeps His promise and is Faithful and is the Truthful God. He shall show you all that He has promised. Though these days are the last days of this world and there are many a disaster waiting to happen, yet it is necessary that this world continues to exist until all those things about which God has prophesied come to pass. I came from God as a Manifestation of after I am gone there will be some other persons who will be the manifestation of the second Power [of God].

(Al-Wassiyyat, Pages 8-7)

Our responsibilities (extracts of Khulufa-e-Ahmadiyyat)

Hazrat Khalifatul Masih I (May Allah be pleased with him) said:
"I make this will that your aim is to hold on to the rope of Allah. The Holy Qur'an should be your constitution. There should be no conflict

amongst you as conflicts stop the help of your Lord. You should be in a state of obedience like a dead body is to his caretaker. All your plans and desires should be non-existent and you should attach yourself to your Imam like a car is attached to its engine. And then observe if you come out of darkness. Repent frequently and keep praying. Do not give away unity. Do not show any idleness in kindness towards others. This opportunity has come after 1300 years and it shall not occur again until the Day of Judgement so be grateful towards this blessing as this leads to further blessings."

(Khutbate-Noor, Page 131)

Hazrat Khalifatul Masih II (May Allah be pleased with him) said:

"Remember this very well that Khilafat is the rope of Allah. By holding on to this rope you can succeed. If you detach yourself from it you will be destroyed."

(Darsul Qur'an 01 March 1921, Darsul Qur'an pages 84 - 67)

Hazrat Khalifatul Masih III (May Allah have mercy on him) said:

"It is important to spend our days with gratitude towards Allah and always keep the unity within the community intact and not neglect the fact that all greatness is with the rightly guided Khilafat.

(Twenty-three Great Objectives of Building The House of Allah, Page 116)

Hazrat Khalifatul Masih IV (May Allah have mercy on him) said:

"Hold on to Khilafat like a strong faith that is unbreakable. Thus, if you attach yourself to Khilafat then surely it will remain among you and together it will result in the unity of God.

(Monthly Khalid, May 1994, Pages 4-2)

Syedna Hazrat Khalifatul Masih V (May Allah be his Helper) addressed the members of the community in a message and said:

"It is the blessing of Khilafat that is the life of Ahmadiyyat. So if you want to be alive then attach yourself to Khilafat-e-Ahmadiyya with sincerity and loyalty. Fully connect yourself with Khilafat so you can witness your progress. Become a person whose will lies in the will of Khilafat. Become a person who follows the footsteps of Khilafat. Become a person that acts to please the Khalifa of the time."

(Monthly Khalid, Syedna Tahir Number, March-April 2004)

In connection to Khilafat there is one more responsibility which is to not only safeguard and strengthen the institution of Khilafat ourselves but to also instil this spirit and passion within our children so that they can uphold these aims like their forefathers did by sacrificing their lives. In this regard, Hazrat Musleh Maud (May Allah be pleased with him) took an oath from the members of the community. The wording of this oath was:

"We will strive to safeguard and strengthen the institution of Khilafat until our last breath and we will remind generations after generations to connect to Khilafat and benefit from its blessings so that Khilafat-e-Ahmadiyya is safe until the Day of

Judgement and the message of Islam propagates through the Ahmadiyya movement and that the flag of the Holy Prophet Muhammad(May peace and blessings of Allah be upon him)waveres higher than all other flags.O Allah may you enable us to fulfil our pledge.

O Allah hear my prayer.O Allah hear my prayer.O Allah hear my prayer.”

(Daily Alfazl Rabwah, ١٦ February ١٩٦٠)

ہالووین کی رسم کی جڑیں مشرکانہ عقائد میں پیوستہ ہیں

Halloween is a harmful innovation among Christians which takes one closer to shirk

ہالووین عیسایت میں آئی ہوئی ایک ایسی بدعت ہے جو شرک کے قریب کر دیتی ہے۔

ہالووین کو عموماً مزہ سمجھا جاتا ہے

Halloween is generally regarded as fun

Huzoor (aba) said it should always be remembered that any fun that is based on shirk or any harmful way is to be avoided

حضور نے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر وہ کام چاہے وہ مزہ ہی سمجھا جائے جس کی بنیاد شرک یا کسی بھی قسم کے نقصان کی صورت میں ہو اس سے احمدیوں کو بچنا چاہیے

Halloween originates from old Irish pagan practices and is based on concepts belonging to witches: concepts which trample upon religion and sanctity of homes

یہ رسم یا یہ بدعت ایک آئرش اِزم کی وجہ سے آئی ہے۔ اس کی بنیاد شیطانی اور چڑیلوں کے نظریات پر ہے۔ اور مذہب اور گھروں کے تقدس کو یہ سارا نظریہ پامال کرتا ہے

چاہے جتنا بھی کہیں کہ یہ مزہ ہے لیکن بنیاد اس کی غلط ہے

اس کا بنیادی نظریہ یہ تھا کہ زندوں اور مردوں کے درمیان جو حدود ہیں وہ ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو جاتی ہیں

Its basic concept is **that on31**
october the boundaries between the living and the dead are removed and the dead come back to cause harm to the living

مردے زندوں کے لیے اس دن باہر نکل کے خطرناک ہوجاتے ہیں۔اور زندوں کے لیے مسائل کھڑے کر دیتے ہیں اور پھر ان سے بچنے کے لیے جو ان کے نام نہاد جادوگر ہوتے ہیں ان جادوگروں کو بلایا جاتا ہے جو جانوروں اور فصلوں کی ان سے لے کر قربانی کرتے ہیں۔Bonefire بھی اسی نظریہ میں شامل ہے تا کہ مردہ روحوں کو ان حرکتوں سے باز رکھا جائے

Huzoor said that these are satanic concepts and for this reason our children should strictly avoid them

حضور نے فرمایا کہ یہ انتہائی غلط نظریہ ہے۔پس یہ سب شیطانی چیزیں ہیں۔اس سے ہمارے احمدی بچوں کو نہ صرف پرہیز کرنا چاہیے بلک سختی سے بچنا چاہیے

In order to avoid being harmed so called magicians are called in who take animals and crops from people and sacrifice them in a specific way, bonefire,special costumes,and masks are all part of the ritual and is meant to frighten the dead to stop them from harming the living

ماخوز خطبہ جمعہ 29 اکتوبر 2010 بمقام بیت الفتوح لندن